سوال

(186)ابروؤں کے بال اکھیڑنا حرام اور پنڈلیوں کے بالوں کا ازالہ جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مرد وعورت کے لئے ابروؤں کے بال کترنا جائز ہے اور کیا دونوں کے لئے پنڈلی اور ہاتھوں وغیرہ کے بال مونڈنا جائز ہے ؟ تفصیل سے بیان کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرنے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور منہ کے بال نکالنے والیوں اور نکلوانے والیوں پر خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر ان سب اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر ''۔ الحدیث۔

متمصات : وہ عورتیں جو اُوبروں کو باریک کے لیے اسکے بال نوچتی ہیں۔ (نہایہ لسان العرب)

امام نووی نے شرح صحیح مسلم (205/2) میں کہا ہے : النا مصہ : وہ عورت جو چہرے سے بال اکھارتی ہے اور المتنصہ : وہ عورت جو یہ کام طلب کرتی ہے۔ یہ کام حرام ہے۔

لیکن اگر عورت کی داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسکا زائل کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے ممانعت تو آبروں اور چہرے کے کناروں سے بال اکھاڑنے میں ہے۔

میں کہتا ہوں : یہ ممانعت مردوں عورتوں دونوں کو شامل ہے' رہا ہاتھوں اور پیروں سے بالوں کا ازالہ تو اگر زیادہ ہوں تو اسکے ازالے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بد شکل کرتے ہیں اگر عادت کے مطابق تو اہل علم میں سے بعض کہتے ہیں کہ انہیں رہنے دینا چاہیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کے زمرے میں آتا ہے اور راجح یہی ہے کے اسکا ازالہ جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے : ''جس سے اللہ تعالیٰ سکوت اختیار کرے وہ معاف ہے''۔

اور عنقریب ذکر آئے گا کے تمام اشیاء میں اصل اباحت ہے مگر جہاں اسکے خلاف دلیل قائم ہوجائے۔

مال کی تین قسم ہیں :

1۔ قسم اول : جس کے لینے کی حرمت پر شارع کی نص موجود ہے۔

2۔ دوسری قسم : جس کے لینے پر شارع کی نص موجود ہے۔

3۔ تیسری قسم : جس سے شارع نے سکوت اختیار کیا ہو۔

جس کے لینے کی حرمت میں شارع کی نص موجود ہے تو اسے نہ لیا جائے جیسے مرد کی داڑھی ' مرد عورت دونوں کی ابروئیں اور وہ جس کے لینے پر شارع کی طرف سے نص ہو تو اسے لینا چائیے جیسے بغل اور شرمگاہ کے بال اور مرد کی مونچھیں ' اور جس سے سکوت اختیار کیا گیا ہوں وہ معاف ہے ' اگر اللہ تعالیٰ اسکا وجود نہ چاہتا تو اسکے ازالے کا حکم دیتا ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اسے باقی رکھنا چاہتا تو اسے باقی رکھنے کا حکم دیتا ۔ جب سکوت اختیار کیا ہے پھر انسان کے اختیار کے ساتھ رکھتا ہے ' زائل کرنا چاہتا ہے زائل کرے ' باقی رکھنا چاہتا ہے ' باقی رکھے ۔

باقی رہا دبر کے بال لینے کا مسئلہ :

تو امام نووی نے شرح مسلم (128/1) میں کہا ہے : '' عانہ سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے ذکر کے اوپر اور آس پاس ہیں اور اسی طرح وہ بال جو عورت کے فرج کے آس پاس ہیں ۔ اور ابو العباس بن سریج سے نقل ہے کے عانہ میں وہ بال بھی شامل ہیں جو حلقہ دبر کے آس پاس ہیں تو ان تمام اقوال سے حاصل یہ ہو کہ قبل و دبر کے آس پاس تمام بالوں کا مونڈنا مستحب ہے ''۔

اور نبی ﷺ کے بالصفا پوڈے مے استعمال کے بارے میں ضعیف احادیث آئی ہیں جیسے کے ابن ماجہ (2 رقم : 3751) میں ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے ' نبی ﷺ جب بال صفا استعمال کرتے تو پہلے شرمگاہ پر لگاتے اور پھر سارے بدن پر۔ تفصیل کے لئے دیکھو (1 160)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص411

محدث فتویٰ